بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چہل سبق

مؤلفہ

منشی حسن علی نقش بندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ بلال دیوبند (یوپی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۞ امّابعد خاکسار ازلی منشی حسن علی نقشبندی عفی عنہ سنہ ایک ہزار دو سو ستہتر ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ چند سطریں برخوردار میاں مظہر علی صاحب مد اللہ عمرہٗ وزاد علمہٗ کے واسطے لکھا اور نام اس کا چہل سبق رکھا۔

پہلا سبق

واحد		جمع		حروف			
ایں	یہ	ایناں اینہاں	یے	بر	اوپر	با بہ	سے ساتھ
آں	وہ	آناں آنہا	وے	در	بیچ میں	چرا	کیا واسطے
ہست ہست	ہے	اند ہستند	ہیں	اما	لیکن	برای	واسطے
بود	تھا	بودند	تھے	را	کو	چہ	کیا
نہ۔نا۔نے	نہیں	نیند	نہیں ہیں	از	سے	چگونہ	کیسا
نیست	نہیں ہے	نیستند	نہیں ہیں	و	اور	تا	تک

دوسرا سبق

اسمائے ذی روح				اسمائے غیر ذی روح			
مردم	لوگ	سگ	کتا	درخت	جھاڑ	گلستاں	باغ
طفل	بچہ	خوک	سوّر	شاخ	ڈالی	بوستاں	باغ
پیسر	بوڑھا	خر	گدھا	غنچہ	کلی	خار	کانٹا
مرد	مرد	گربہ	بلی	گل	پھول	خانہ	گھر
زن	عورت	روبہ	لومڑی	تخم	بیج	در	دروازہ
باغبان	مالی	شغال	کولا	برگ	پتا	تیغ	[illegible]

تیسرا سبق

خدا یک است و پیمبر برحق است و شفاعت حق است و جنّت و دوزخ حق است آدمی جاہل است و ظالم۔ ایں طفل است ایں مرد بے علم است و بے علم آدمی حیوان بد خوک ناپاک جانور است و از بے نمازی خوک بہتر زن بے وفا است و از بے وفا مردم سگ بہتر ایں گل برای آں طفل است ایں پیر زن در خانہ بود آں گربہ بر دیوار بود ایناں در بوستاں بودند سگ و گربہ در یک خانہ ہستند باغباں در خانہ ہست و نہ در بوستاں ایں چہ چیز است ایں چہ تخم است شغال از سگ زیادہ چالاک است

چوتھا سبق

برآں	اس پر	ہماں	وہی	کسے	کوئی	کار	کام
برو	اس پر	ہمیں	یہی	کدام۔کہ	کون	فضیلت	بزرگی
بریں	اس پر	چناں	ویسا	کجا	کہاں	ہنوز	اب تک
درآں	اس میں	چنیں	ایسا	ہمہ	تمام	شمشیر	تلوار

	اُس میں	چوں، چو	جب۔ سریکا	اکنوں	اب	تو	گن خصلت
	اُس میں	جز	سوائے	ہم نیز	بھی	عزیز	بزرگ
ازاں	اُس سے	بغیر از	سوائے	قدرے	تھوڑا	آنکہ	وہ شخص جو کہ
ازو	اُس سے	ہیچ	کوئی کچھ	درآنجا	وہاں	سخن	بات
ازیں	اِس سے	کس	شخص	دراینجا	یہاں	ہمچوں	سریکا مانند

پانچواں سبق

غیر از خدا کسے مددگار نیست اگر در خانہ کس است یک آواز بس است خدا بر ہمہ چیز قادر ہست چوں جاہل کسے در جہاں خوار نیست ہنوز ایں پیر مرد بے علم است خر از بے علم مردم ہزار بار بہتر در ایں جہاں ہیچ چیز وفادار نیست اکنوں در آں خانہ کدام است ایں ہم یک احمق است جز تو کسی در آں خانہ نہ بود او نیز در آں بوستاں بود بغیر از علم آدمی را فضیلت نیست دریں کوزہ قدرے آب باقی است چہار کس در خانہ بودند در آں جا چہ چیز است در اینجا کدام شخص ہست ہنر از ہمہ چیز بہتر است ۔

چھٹا سبق

جس اسم میں کچھ کیفیت یا خاصیّت ہو سو ویسے اسم کو اسم صفت کہا کرتے ہیں۔ مثلاً

سفید	اجلا	تلخ	کڑوا	تہی	خالی	بد	خراب
سیاہ	کالا	تُرش	کھٹّا	پُر	بھرا	خوب نیک	اچھا
سرخ	لال	شور	کھارا	اندک	تھوڑا	گرسنہ	بھوکا
سبز	ہرا	سرد	ٹھنڈا	بسیار	بہت	تشنہ	پیاسا
زرد	پیلا	خشک	سوکھا	بلند	اونچا	راست	سیدھا
شیریں	میٹھا	تر	بھیگا	پست	نیچا	کج	ٹیڑھا

ساتواں سبق

سفید رنگ از ہمہ بہتر است سُرخ و زرد لباس برائی زن است ایں گربہ بسیار گرسنہ ہست و آں سگ نیز دوا اگرچہ تلخ است لیکن درو فائدہ بسیار است ایں درخت بسیار بلند است ایں کوزہ پُر از آب است بسیار کس در جہاں بے علم اند بے حیا مرد و خوک بیہودہ...
نیک است آنکہ از حسد بیزار است مبارک است آں سینہ کہ از کینہ پاک است جز خدائے تعالٰی کسے غیب داں نیست کافر اند آنہا کہ از نماز بیزار اند بدخو ہمہ جا خوار است و نیک مرد ہمہ جا عزیز در ہیں پیالہ اندک آب باقی ہست ایں غنچہ بر آں شاخ بود آں گل بسیار خوش رنگ است ایں کاغذ سفید است و آں قلم سیاہ آں دروازہ چرا بند است کج مزاج آدمی ہمیشہ لنگ است ایں سخن راست

آٹھواں سبق

قاعدہ صفت کے بعد لفظ تر زیادہ کرنے سے تفضیل بنتی ہے اور لفظ ترین بڑھانے سے مبالغہ

صفت	بہ	اچھا	تلخ	سُبک	نرم	بلند	گرم
تفضیل	بہتر	بہت اچھا	تلخ تر	سُبک تر	نرم تر	بلند تر	گرم تر
مبالغہ	بہترین	سب سے اچھا	تلخ ترین	سُبک ترین	نرم ترین	بلند ترین	گرم ترین

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
پدر	باپ	مادر	ماں	شیر نر	باگھ	مادہ شیر	باگھن
برادر	بھائی	خواہر	بہن	نر شیر	باگھ	شیر مادہ	باگھن
پسر	بیٹا	دُختر	بیٹی	گاؤ نر	بیل	مادہ گاؤ	گائے

نواں سبق

قاعدہ ذی روح کی جمع ان سے ہوا کرتی ہے اور غیر ذی روح کی لفظ ہا سے بعضے وقت

اس کے خلاف بھی درست ہے مثلاً درختان اسپہا وغیرہ تھوڑے اسموں کی جمع کے لئے الفاظ زیادہ کئے جاتے ہیں یعنی یاں. گاں، جات

ات	جیساشال	دانایاں
بچگاں	نانجات	حیوانات وغیرہ

تنبیہ۔ استاذ کو چاہئے کہ ان اسموں کی جمع لڑکوں سے سنے آپ نہ کہے

فیل	ہاتھی	چغد	الو	مور	چیونٹی	نان	روٹی
شتر	اونٹ	زغن	چیل	مگس	مکھی	خواجہ	صاحب
آہو	ہرن	زاغ	کوا	موش	چوہا	نامہ	خط
گوسفند	بکری	کنجشک	چڑی	سنگ	پتھر	نوازش	مہربانی
گوسپند	بکری	طاؤس	مور	کوہ	پہاڑ	پریرو	خوبصورت
بوزینہ	بندر	سرطان	کیکڑا	چاہ	باوڑی	پروانہ	خط
گرگ	بھیڑیا	کژدم	بچھو	گیاہ	گھانس	ریگ	بالو
دو	درندہ	مار	سانپ	خار	کانٹا	شمشیر	تلوار

تنبیہ:۔ استاد کو چاہئے کہ چھٹے سبق میں مرقوم ہے سوا سمار کے صفت کی تفضیل اور مبالغہ کے صیغے لڑکوں سے سنے اور انھیں جتائے

قاعدہ:۔ اگر کسی اسم کا حرف آخر الف یا واؤ ساکن ہو تو اس کو جمع کیلئے لفظ یاں بڑھانا چاہئے مثلاً یاں پریرو پریرویاں وغیرہ اگر کسی ذی روح کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس ہا کو کاف عجمی سے بدلنا چاہئے مثلاً بچہ بچگاں۔ خواجہ خواجگان وغیرہ اگر کسی اسم غیر ذی روح کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کو گرا دینا چاہئے جیسا خانہ خانہا۔ دانہ دانہا وغیرہ

دسواں سبق

ایں کتاب برای طفلاں فائدہ مند است نادان دوست دشمن است مور مختی جانور است وحشست آدمی از مور خراب و خوار تر خوک بے حیا و مردار است و بے حیا مردم از خوک بدتر و خوار

خراب ترین شخص آنست کہ بے علم است نیکاں در جہاں بسیار کم اند و بدکاراں از مور و مگس زیادہ تر نان برائے انسان است کہ انسان برائے نان مار و کژدم موذی جانور اند مادر بر فرزندان از پدر زیادہ مہربان است لیکن پروردگار از ہمہ زیادہ مہربان چغد زاغ زغن وغیرہ ایں قسم حیوانات حرام اند زن و اسپ و شمشیر بے وفا اند ایں طاؤس چہ خوش رنگ است در آں میدان آہواں بے شمار اند فیل حرام است و گوسفند حلال۔

گیارہواں سبق

قاعدہ:۔ اگر صفت کسی اسم کے ساتھ آوے تو اس اسم کو موصوف کہتے ہیں جیسا بچۂ نیک بچہ موصوف ہے اور لفظ نیک صفت غرض ضرور ہے کہ موصوف کے آخری حرف کے نیچے کسرہ یعنی زیر یا اس پر ہمزہ یا اس کے ساتھ حرف ی لگا رہے مثلاً گل سرخ لال پھول گل موصوف سُرخ صفت۔ موئے سفید اجلا بال۔ مو موصوف۔ سفید صفت۔ پیالۂ سبز ہرا پیالہ۔ پیالہ موصوف سبز صفت۔ بلائے بزرگ بڑی بلا۔ بلا موصوف بزرگ صفت

فائدہ:۔ جب صفت کو موصوف کے آگے لادیں تو نہ کسرہ صفت کو لگانا چاہیئے نہ ہمزہ نہ یا۔ اس قاعدے کو قلب موصوف کہتے ہیں۔ مثال قلب موصوف۔

سپید کاغذ	سبز پیالہ	بدخو	بلند بینی	قابل شخص	نیک مرد

برگ خشک	طاؤسان خوشرنگ	خانۂ آباد	خوئے بد
پسرانِ نیک	برادرانِ مہربان	غنچۂ سُرخ	گربہ ہائے سفید
کوہِ سیاہ	پسرانِ ناقص عقل	روبۂ چالاک	درختہائے بلند
سروِ بلند	میوۂ شیریں	شئ خوب	شاخہائے نرم
راہِ نیک	خامۂ سیاہ	مئی سُرخ	گلہائے تازہ
سنگِ سفید	بچۂ چالاک	بینئ بلند	چاہ ہائے خشک
چاہِ عمیق	خواجۂ نیک	روئے نیک	شتر ہائے مست
گیاہِ سبز	بوزینۂ بدصورت	سزائے سخت	گاؤ زرد

شترانِ مست	گربۂ سیاہ	تمنائے خراب	پدرِ نیک

بارہواں سبق

قاعدہ: ایک اسم کے ساتھ دوسرے اسم کو نسبت دینے کا نام اضافت ہے غرض اس نسبت کیلئے دو اسم درکار ہیں پہلے کو مضاف دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہیں لازم ہے کہ علامتِ اضافت مضاف کے ساتھ رہے۔ ہندی میں علامتِ اضافت کا۔ کے۔ کی ہے۔ اور فارسی میں کسرہ ہمزہ اور صرف ے استعمال ان کا صفت موصوف کی مثالوں سے ظاہر ہوچکا ہے۔ مضاف مضاف الیہ کی مثالیں۔

کتاب خدا، خدا کی کتاب۔ کتاب مضاف خدا مضاف الیہ۔ کسرہ علامتِ اضافت۔ بچۂ شیر، شیر کا بچہ۔ بچہ مضاف شیر مضاف الیہ۔ ہمزہ علامتِ اضافت۔ تمنائے مال۔ مال کی آرزو۔ تمنا مضاف مال مضاف الیہ۔ حرف ے علامتِ اضافت۔

فائدہ: حرف آخر اسم الف یا واؤ ساکن یا حرف اور ہائے مختفی نہ ہو تو لازم ہے کہ اسکو کسرہ دو ہیں اگر اسم کا آخر حرف ہائے مختفی یا صرف یا ہے تو اس پر ہمزہ لگانا چاہیئے اگر اسم کا آخر حرف الف یا واؤ ساکن ہو تو اس کے مابعد صرف یا زیادہ کرنا ضروری ہے اگر کسی اسم کا حرف اخیر واؤ موقوف یا ساکن ماقبل مفتوح یا ہائے اظہار ہے اور وہ اسم موصوف ہو تو کسرہ کی زیادہ کیا جانا چاہئے۔

صفت موصوف اور مضاف الیہ کی مثالیں۔

خوئے بد	خوئے زن	پنجۂ سخت	بچۂ قضا	شترِ مست	برادرِ زید
سزائے سخت	سزائے خدا	کوہِ بلند	کوہِ الوند	غنچۂ سُرخ	درختِ انار
بلائے بزرگ	بلائے قرض	دلِ سیاہ	دلِ کافر	پردہ ہائے سفید	دروازہ ہائے مدرسہ
راہِ نیک	راہِ بہشت	برگِ سبز	تحفۂ درویش	درختہائے بلند	باغِ نواب
تمنائے خراب	تمنائے مال	سنگِ سپید	دروازۂ مسجد	چاہ ہائے خشک	زمینِ باغ
روئے بد	روئے مشرک	گربۂ سیاہ	پسرِ زید	کتابِ آسان	جہل سبق مظہر علی

استاد کی خدمت شریف میں التماس یہ ہے کہ صفت موصوف اور مضاف مضاف الیہ کا بیان

کچھ تھوڑا سا نہیں جو اس رسالہ دو ورقی میں لکھا جائے غرض اب یہ ہے کہ لڑکوں کی فہم کے موافق ان کو سمجھا دیں اور بنا سمجھے ان کو آگے بڑھنے نہ دیں۔

تیرہواں سبق

قاعدہ: جب کسی کلمہ کے آخر میں دن یا تن رہے اور لفظ میں مصدری معنی ہو تو اس کو مصدر بولتے ہیں کیوں کہ اس سے کئی طرح کے صیغے نکلتے ہیں۔

خوردن	کھانا	کشتن	مارڈالنا	آوردن	لانا	شرانگیختن	فتنہ مچانا
خفتن	سونا	راندن	ہانکنا	گذاردن	گذارنا	خشم راندن	غصہ کرنا
گفتن	کہنا	کردن	کرنا	داشتن	رکھنا	دشنام دادن	گالی دینا
انگیختن	اٹھانا	شنیدن	سننا	دادن	دینا	بخشیدن	بخشنا
زدن	مارنا	نہادن	رکھنا	دروغ گفتن	جھوٹ کہنا	آمدن	آنا

چودہواں سبق

خوردن و خفتن خوئے حیوان است و دروغ گفتن و شر انگیختن کارِ شیطان. زدن و کشتن و خشم راندن عادت دوان است و کارِ نیک کردن خوئے فرشتگان بسیار گفتن نشان احمقی است کم گفتن بہ از بیہودہ گفتن، انتظار کردن بدتر از موت است کم گفتن و بسیار شنیدن کارِ حکیم است زر برائے خرچ کردن است نہ برائے نہادن، ایمان بر خدا و رسولؐ آوردن و نماز گذاردن و روزۂ ماہ رمضان داشتن و حج کردن و زکوٰۃ دادن فرض است حسد بر کسے نیکی بر باد دادن است دشنام دادن عادت کینگان است۔ پسر نمونۂ پدر است بدترین مردم مردم آزار است سگ زرد و سم برادر شغال است۔ سگ حضور بہ از برادر دور دعدہ خلافی یکے از نشان منافقی است

پندرہواں سبق

ضمائر منفصله				ضمائر متصله			
واحد		جمع		واحد		جمع	
من	میں	ما	ہم	ام	میں	ایم	ہم
تو	تو	شما	تم	ی	تو	اید	تم
او	وہ	اوشاں	وے	.	.	اند	دے

فائدہ: ۔لفظ من ضمیر متکلم ہے تو ضمیر حاضر اور او ضمیر غائب ۔ضمیر منفصلہ کو لفظ کے ساتھ ملا کر نہیں لکھتے. اور متصلہ کہ اس کے آگے آتا ہے کو صیغے کیساتھ ملا کر لکھا کرتے ہیں اگر کسی صیغے کے آخر میں صرف ہ رہے اور ضمیر متصلہ میں سے سوائے واحد حاضر کے کوئی ضمیر اس سے ملائی جائے تو ضمیر متصلہ کا الف بحال رہے گا اور صیغہ واحد حاضر کے لئے جب حرف آخر اس کا ہ رہے تو ہمزہ ہی ضمیر متصلہ ہے دیکھئے ماضی قریب کی گردان ۔

سولہواں سبق

مرا	م	مجھکو	مارا	ہم کو	ازمن	مجھ سے	از ما	ہم سے
ترا	ت	تجھکو	شمارا	تم کو	از تو	تجھ سے	از شما	تم سے
اورا	ش	اس کو	اوشانرا	اون کو	از و	اس سے	از وشان	ان سے

فائدہ: ۔معلوم کر رکھیں کہ را از اور در بر آن لفظوں کے معنے یک حرف ب میں پائے جاتے ہیں جیسا کہ بخانہ گھر میں بمن مجھکو بخدا خدا سے بپای خویش اپنے پاؤں پر جب اس قسم کے حرف بے کو لفظ سے جدا لکھنا چاہیں تو اس کے ساتھ صرف ہ لگانا ضروری ہے مثال اس کی اور حرف م ت اور ش کی استاد سے معلوم کر سکتے ہیں.

سترہواں سبق

فائدہ: ۔فعل میں زمانے ہوا کرتے ہیں ماضی، حال، مستقبل زمانہ ماضی گذرے ہوئے وقت کو کہتے ہیں اور زمانہ حال اب ہے سو وقت کو کہتے ہیں اور زمانہ مستقبل آئندہ آئے گا سو وقت

فائدہ:- واضح ہو کہ فارسی افعال میں تانیث اور تذکیر یکساں ہے جیسا کہ آمدم میں آیا میں آئی آمدہ ام میں آیا ہوں، میں آئی ہوں۔

قاعدہ:- مصدر کا آخری حرف یعنی نون نکال کے ضمائر متصلہ بے الف لگائیں تو ماضی مطلق کی گردان بنتی ہے۔ مثلاً:-

ماضی مطلق

واحد		جمع	
آمدم	میں آیا	آمدیم	ہم آئے
آمدی	تو آیا	آمدید	تم آئے
آمد	وہ آیا	امدند	وے آئے

فائدہ:- یاد رکھنا چاہئے کہ ہر واحد غائب کے صیغے میں ضمیر مستتر رہا کرتی ہے ضمائر متصلہ میں دال ماقبل مفتوح جو داخل ہے یہ لفظ مضارع واحد غائب کی علامت ہے۔ **قاعدہ:-** صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر میں ایک حرف ہ اور ضمیر متصلہ مع الف لگائیں تو ماضی قریب بنتی ہے جیسا:-

ماضی قریب

واحد		جمع	
آمدہ ام	میں آیا ہوں	آمدہ ایم	ہم آئے ہیں
آمدہ	تو آیا ہے	آمدہ اید	تم آئے ہو
آمدہ است	وہ آیا ہے	آمدہ اند	وے آئے ہیں

قاعدہ:- ماضی بعید بنانے کے لئے صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے بعد حرف ہ اور لفظ بود زیادہ کر کے ضمیر متصلہ بغیر الف کے لگاتے ہیں۔

ماضی بعید

واحد		جمع	
آمدہ بودم	میں آیا تھا	آمدہ بودیم	ہم آئے تھے
آمدہ بودی	تو آیا تھا	آمدہ بودید	تم آئے تھے
آمدہ بود	وہ آیا تھا	آمدہ بودند	وے آئے تھے

فائدہ:- مطلق بے قید کو کہتے ہیں اور قریب نزدیک کو اور بعید دور کو۔

اٹھارہواں سبق

افتادن	گرنا	پنداشتن	سمجھنا	شدن	جانا ہونا	گم کردن	گنوانا
آموختن	سیکھنا	ترسیدن	ڈرنا	کشتن	مارنا	مردن	مرنا
اندوختن	جمع کرنا	خواستن	چاہنا	گذاشتن	چھوڑنا	نشستن	بیٹھنا
بردن	لے جانا	خواندن	پڑھنا	گردیدن	پھرنا	نوشتن	لکھنا

برگزیدن	قبول لنا	دانستن	سمجھنا	گردانیدن	پھرنا	نوشیدن	پینا
بودن	ہونا رہنا	رسانیدن	پہنچانا	گردکردن	جمع کرنا	ہشتن	چھوڑنا
پرسیدن	پوچھنا	رفتن	جانا	گشتن	پھرنا، ہونا	یافتن	پاتا

اطلاع:۔ حضرات کی خدمت شریف میں التماس یہ ہے کہ لڑکوں کے منہ سے ماضی مطلق ماضی قریب اور بعید کے کل صیغے ہر ہر مصدر کے جو تیرہ ۱۳ اور اٹھارہ ۱۸ سبق میں مرقوم ہیں اپنے گوش مبارک سے سنیں اگر یاد نہ ہو تو سبق موقوف رکھیں آگے پڑھنے نہ دیویں۔

انیسواں سبق

خدائے تعالیٰ ہمہ جا حاضر است۔ اوّل او بود کسی نہ بود او ہمہ جہان را پیدا کرد۔ نیست بودیم کہ او مارا در جہان آورد و او از مہربانی ایمان داد۔ شکر احسان اوست کہ او مارا دین محمدی بخشید صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و قرآن داد و راہ حق آموخت دانستن احکام او برما فرض است عاقلی را پرسیدند کہ نیک بخت کیست و بدبخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد و گشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان۔ آدمی است او کہ خوئے حیوانات نیاموخت چوں راہِ نیک راہِ بہشت مشہور است۔ پس بر ہمون راہ رفتن مارا ضرور است چوں سزائے سخت سزائے خدا صاحب است۔ پس بندگان را از و ترسیدن واجب است چوں بلائے بزرگ بلائے قرض است۔ پس دور کردنِ او برما فرض است گربہ سیاہ پسرِ زید را کہ کشت پرو ہائے سفید در ہائے مسجد کہ خراب کرد شتر مست برادر زید۔ بمُرد کتابِ تو کجا افتادہ بود۔ پدرم از مہربانگی ایں کتاب مرا انعام داد من از صبح تا ایں وقت ہیچ نہ خوردم۔ تو در مدرسہ سخت فتنہ انگیختی ازیں سبب استاد ترا سخت سزا داد تا ایں وقت کجا رفتہ بودی کتاب تو بخانہ تو رسانیدم پدرت بمن گفت کہ بیماری بودی من از و ہیچ نہ پرسیدم من بر دروازۂ تو نشستہ بودم۔ از من ہیچ کس چیزی نہ پرسید برخوردار من برائے تو ایں سبق آسان نوشتہ ام۔

بیسواں سبق

آسائش	آرام	پس	پیچھے	دوش	کندھا	کلہ	جبڑا
ازبہر	واسطے	پیش	آگے	دستار	پگڑی	لبادہ	بارانی
الحال	اب	تعزیت	ماتم پرسی	سعی	کوشش	لجام	لگام
امروز	آج	تہنیت	مبارکباد	شوہر	خاوند	لنگ	لنگڑا
اندرون	اندر	چند	تھوڑا	عفو	بخشش	ماہ	چاند
بادشاہے	کوئی بادشاہ	چندی	کئی روز	عنان	باگ	مع	سمیت
بار	بوجھ	حسرت	پچھتاوا	فردا	کل	ناگاہ	یکایک
بازی	کھیل	خجل	شرمندہ	گر	بہرا	نزد	نزدیک
باید	چاہیئے	خندہ	ہنسی	کور	اندھا	ہرکہ	جو کوئی کہ
پارہ	ٹکڑا	خود	آپ	گدا	فقیر	ہرگاہ	جب

اکیسواں سبق

نامت چیست و پدرت کیست مکانِ تو کجا است۔ چرا آمدۂ۔ امروز کجا رفتہ بودی۔ شاید برای بازی کردن رفتہ بودی۔ امروز خطائے تو بخشیدم۔ اکنوں ترا معاف کردم امروز چہ نوشتی و کتاب تو کجا است۔ امروز اندرون باغ رفتہ بودی نہ صاحب امروز تا در بوستان نہ رفتہ ام، کتابش پسِ مدرسہ افتادہ است واو باسگ و دیگر اطفال در بازی و خندہ مشغول اند چرا آمدہ اید از برائے شما ایں تحفہ آوردہ ام۔ قبول است بسر و چشم قبول کردم۔ کجا رفتہ بودید کہ از یک مدت شمارا ندیدہ ام۔ از پدرِ شمار ملاقات کردم و احوالِ شما از وشان شان پرسیدم لیکن اوشان ہیچ نہ گفتند۔ مال از بہر آسائش عمر است نہ عمر از بہر گرد کردن مال دوکس رنج بیہودہ بردند وسعی بیفائدہ کردند۔ یکی آنکہ مال اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ علم آموخت وعمل نہ کرد دوکس مردند وحسرت بردند آنکہ داشت و نخورد و آنکہ

وانست و نکرد۔ حکایت روزے بادشاہے مع شہزادہ بشکار رفت چوں ہوا گرم شد بادشاہ و شہزادہ لبادہ خود را بردوشِ مسخرہ نہادند بادشاہ تبسم کرد و گفت اے مسخرہ برتو بارِ یک خراست جواب داد بارِ دو خراست۔ حکایت شخصے مرتبہ بزرگ یافت دوستے برائے تہنیت پیشش رفت آن شخص پرسید کیستی چرا آمدہ دوست شرمندہ گردید و گفت من دوست قدیم توام برائے تعزیت نزد تو آمدہ ام کہ کور شدہ۔ حکایت گدائے بر دروازہ توانگرے رفت و سوال کرد از اندرون خانہ جواب آمد کہ بی بی خانہ نیست گدا گفت پارۂ نان سوال کردم بی بی را نہ خواستم کہ چنیں جواب یافتم۔

بائیسواں سبق

ق۔ صیغۂ ماضی واحد غائب پر می یا ہمی لگادیں تو ماضی ناقص ہوتی ہے ماضی ناقص یا استمراری

واحد		جمع	
میرفتم	میں جاتا تھا	میرفتیم	ہم جاتے تھے
میرفتی	تو جاتا تھا	میرفتید	تم جاتے تھے
میرفت	وہ جاتا تھا	میرفتند	وہ جاتے تھے

ق۔ ماضی شکی بنانے کیلئے مذکور صیغے کے بعد حرف ہ اور لفظ باش مع ضمیر متصلہ بے الف زیادہ کرنا چاہیئے مثلاً۔

گفتہ باشم	میں کہا ہونگا	گفتہ باشیم	ہم کہے ہونگے
گفتہ باشی	تو کہا ہوگا	گفتہ باشید	تم کہے ہوگے
گفتہ باشد	وہ کہا ہوگا	گفتہ باشند	وہ کہے ہونگے

ق۔ لفظ خواہ مع ضمیر متصلہ وہی صیغے کے آگے داخل کریں تو فعل مستقبل ہوتا ہے،

ق۔ لفظ خواہد صیغہ واحد غائب پر زیادہ کریں تو مستقبل ہوتا ہے۔

خواہم نوشت	میں لکھونگا	خواہیم نوشت	ہم لکھیں گے
خواہی نوشت	تو لکھے گا	خواہید نوشت	تم لکھو گے
خواہد نوشت	وہ لکھے گا	خواہند نوشت	وہ لکھیں گے

تئیسواں سبق

احتراز نمودن	پرہیز کرنا	خوض نمودن	عقل دوڑانا کھوجنا
استراق سمع کردن	چوری سے سننا	در نطق آوردن	زبان پر لانا
آفریدن	پیدا کرنا	دویدن	دوڑنا
افگندن	ڈالنا	رسیدن	پہنچنا
اقتضا کردن	خواہش کرنا تقاضا کرنا	رواں شدن	جاری ہونا
اقدام نمودن	پیش دستی کرنا	سبقت نمودن	بڑھ جانا
الحاح کردن	پیش آنا گھگھیانا	ستودن	تعریف کرنا
برآمدن	نکلنا	فہم کردن	تاڑنا
برآوردن	نکالنا	قطع کردن	کاٹنا

پسندیدن	پسند کرنا	تکرار کردن	دہرانا	برگشتن	پھرنا	کار بودن	بیزار رہنا
تجنب کردن	پرہیز کرنا	مشارکت دادن	ملاپ دینا	بر لفظ گرفتن	زبان پہ لانا	گرفتن	پکڑنا
توانستن	سکنا	نمودن	ملاپ کرلینا	بکار بردن	کام میں لانا	ملاقات کردن	بیان کرنا ملاقات
خندیدن	ہنسنا	ورزیدن	کرنا بتلانا	بیدار نمودن	ہشیار کرنا	مداخلت کردن	داخل ہونا بلا
خوابیدن	سونا	واگذاشتن	قبولنا اختیار کرنا				کرنا رکھنا
			چھوڑ دینا				

چوبیسواں سبق

برخوردار من از صحبت جاہلان احتراز کردن بہتر است واز چنیں کسان تقریر کردن وسخن گفتن مناسب نیست از دوستی کمینگان کارہ باید بود وبا اوشان مشارکت کردن نادانیست در وقتِ مصیبت صبر باید کرد در کارِ نیک جہد کردن ومحنت وسعی بکار بردن مرد را لازم است در ہمہ حال مزاج کردن منع است۔ احوال بیماری از حکیم پوشیدہ داشتن احمقی است تو سخنے من بہ سخن خود قطع کردی آخر خجل گردیدی۔ او در مجلس ما بغیر اجازت مداخلت کرد از ایں سبب سزائے خود یافت فردا روز جمعہ است ما ہمہ برائے گرفتن بلبلان بہ انور باغ خواہیم رفت اگر بغیر اجازت آں پیر مرد در باغ او خواہید رفت او شمارا بہ پیش استاد خواہد برد بندہ لبادۂ خود را بر شاخ ایں درخت نہادہ بود۔ او سخن من فہم کردن نہ توانست۔ برادر تو از بہر من ایں شاخ تبراشید لیکن ایں زن او را منع کرد۔ **حکایت** شخصے از افلاطون پرسید کہ سالہائے دراز در جہاز بودی وسفر دریا کردی در دریا چہ عجائب دیدی۔ گفت عجب ہمان بود کہ از دریا بہ کنارہ سلامت رسیدم۔ **حکایت** شخصے دستار درویشے گرفت وگریخت درویش بہ گورستان رفت ونشست مردماں او را گفتند کہ آں شخص دستارِ ترا بطرف باغ برد تو در گورستان چرا نشستہ گفت او نیز آخر اینجا خواہد آمد از ہمیں سبب اینجا نشستہ ام۔

پچیسواں سبق

زسفر ما خوشیم۔ اس فقرے میں گیارہ حرف ہیں۔ علامت مصدر کے آگے کوئی نہ کوئی حرف مذکور

حرفوں میں سے خواہ مخواہ رہا کرتا ہے پس علامتِ مصدر کو دور کرکے اس حرف کو نکال دینے یا کوئی حرف زیادہ کرنے سے امر بنتا ہے چنانچہ زدَ ہے تو علامت مصدر کو نکال کے حرف ن زیادہ کرنا چاہیئے مثلاً زدن، مارنا۔ زن مار دد دس رہے تو اس مصدر کے امر بنانے کے کئی طور ہیں پہلا اس حرف کو نکال دیتے ہیں۔ جیسا زیستن۔ جینا زی جی۔ گریستن رونا گری رو وغیرہ۔ دوسرا اس حرف سین کو حرف یے سے بدلتے ہیں مثلاً آراستن سنوارنا۔ آرائے۔ سوار۔ پیراستن۔ سنوارنا۔ پیرائے۔ سنوا تیسرا اس کو حرف ہ سے تبدیل کرتے ہیں چنانچہ خواستن چاہنا۔ خواہ چاہ کاستن گھٹانا۔ گھٹنا۔ کاہ گھٹا گھٹ۔ جستن کودنا۔ جہ کود۔ چوتھا سین مذکور کو حرف واؤ اور ے سے بدل ڈالتے ہیں جیسا جستن ڈھونڈنا۔ جوئے ڈھونڈ۔ شستن دھونا۔ شوئے دھو۔ پانچواں اس کو حرف نَ سے بدلاتے ہیں مثلاً شکستن توڑنا ٹٹنا۔ شکن توڑ ٹٹ وغیرہ۔

چھبیسواں سبق

۳۔ اگر حرف۔ ف۔ علامتِ مصدر کے آگے رہے تو اس مصدر سے امر بنانے کے تین طور ہیں۔ پہلا اس کو حرف بَ سے بدل دیتے ہیں جیسا شتافتن۔ دوڑنا۔ شتاب دوڑ۔ یافتن پانا۔ یاب پا۔ کوفتن ٹھوکنا۔ کوب ٹھوک۔ دوسرا اس کو واؤ سے بدلایا کرتے مثلاً شنفتن سننا۔ شنو سُن۔ رفتن جانا۔ رو جا۔ تیسرا اس حرف کو قائم رکھتے ہیں۔ اور فقط علامتِ مصدر کو گرادیتے ہیں جیسا شگافتن۔ چیرنا۔ شگاف چیر۔ بافتن بُننا۔ باف بُن چوتھا اگر حرف رَ رہے تو فقط علامتِ مصدر کو گرا دینے سے امر بنتا ہے۔ مثلاً افشاردن نچوڑنا افشار نچوڑ۔ افسردن کُملانا۔ افسر کملا۔ پانچواں اگر حرف نَ رہے تو بدستور علامتِ مصدر کو نکال دینے سے اس کا امر حاصل ہوتا ہے جیسا نشاندن بٹھانا۔ نشان بٹھا چھٹا اگر حرف الف رہے تو اس کو بھی دور کردینے سے امر بنتا ہے چنانچہ استادن کھڑے رہنا است کھڑے رہ وغیرہ۔

ستائیسواں سبق

ے اگر حرف خ رہے تو امر بنانے کیلئے اس کو حرف ز سے بدلنا چاہیئے جیسا انداختن ڈالنا انداز ڈال۔ افروختن روشن کرنا۔ افروز روشن کر۔ گریختن بھاگنا۔ گریز بھاگ ۸ے اگر حرف واو رہے تو اس کو ے سے بدلنا چاہیئے مثلاً گشودن کھولنا۔ کشائے کھول۔ بخشودن بخشنا۔ بخشائے بخش۔ ۹ے اگر حرف ش رہے تو اس کو حرف ر سے بدلایا کرتے ہیں جیسا نگاشتن لکھنا۔ نگار لکھ۔ ۱۰ے اگر حرف ے رہے تو علامتِ مصدر سمیت اس کو نکال دینا چاہیئے۔ مثلاً بافیدن بُننا۔ باف بُن۔ خیزیدن اٹھنا۔ خیز اٹھ شگافیدن چیرنا۔ شگاف چیر۔ ۱۱ے۔ اگر حرف م رہے تو اس کو حرف ے سے تبدیل کرتے ہیں جیسا آمدن۔ **اطلاع**۔ مخفی نہ رہے کہ یہ قاعدے جو لکھے گئے ہیں سو اکثر برابر ہیں اور یے تمام مصادر قیاسی کہلاتے ہیں ان کے سوا اور کئی ایک مصادر ہیں جو غیر قیاسی مقتضب ہیں جن سے امر وغیرہ ان قاعدوں کے موافق نہیں بن سکتا۔ امید کہ آپ استاد سے دریافت کر لیویں کہ ضروریات سے ہے اگر ان باتوں کو مفصل معلوم کرنا چاہتے ہو تو صرف حسن علی اور تشریح المصادر دیکھو۔

اٹھائیسواں سبق

ف۔ حرف بَ جو صیغۂ امر پر لگایا جاتا ہے سو معنی میں دخل نہیں رکھتا چنانچہ بَرَو۔ بخور بگو وغیرہ اس کو بائے زائد کہتے ہیں۔ بائے زائد امر کے سوا اور صیغوں کے ساتھ بھی آیا کرتا ہے۔ ف۔ بائے زائد جب کسی ایسے صیغے کے ساتھ الحاق کریں کہ سر حرف جس کا مضموم رہے تو اس پر بھی ضمہ دیا جانا چاہیئے جیسا گفت بگفت گو بگو وغیرہ۔ اگر اس حرف پر ضمہ نہ ہو تو بائے مذکور ہمیشہ مکسور پڑھا کرتے ہیں مثلاً رفت برفت رَو برو ق۔ اگر صیغۂ امر پر حرف میم مفتوح زیادہ کریں تو نہی بنتا ہے مرو۔ مت جا نخور

مت کھا وغیرہ اس میم کو میم نہی کہتے ہیں۔ ف۔ کسی صیغہ کا سر حرف الف ممدودہ ہو اور اس پر بائے زائد یا میم نہی لگادیں تو ایک الف اس صیغے کا حرف یے سے بدلنا چاہیئے مثلاً آموز بیاموز وغیرہ۔ ف۔ الف ممدودہ اصل میں دو الف ہیں۔

ق۔ اگر صیغۂ امر کے آگے لفظ می داخل کریں تو امر مدامی حاصل ہوتا ہے امر مدامی وہ امر ہے کہ جس میں ہمیشگی کے معنی رہے چنانچہ میرو جاتے رہ۔ یا جایا کر۔ میخور۔ کھاتے رہ یا کھایا کر۔ میگوی کہتے رہ یا کہا کر وغیرہ۔ ق۔ امر کے آخری حرف پر فتح کی حرکت دے کر ضمائر متصلہ لگائیں تو مضارع کے صیغے بنتے ہیں۔ صیغۂ مضارع وہ صیغہ ہے کہ جس میں حال واستقبال دونوں کے معنی رہیں مثلاً۔

فعل مضارع

واحد		جمع		واحد		جمع	
روم	میں جاؤں	رویم	ہم جائیں	گویم	میں کہوں	گوئیم	ہم کہیں
روی	تو جاوے	روید	تم جاؤ	گوئی	تو کہے	گوئید	تم کہو
رود	وہ جاوے	روند	وے جائیں	گوید	وہ کہے	گونید	وے کہیں

خورم خوری خورد خوریم خورید خورند۔ آیم آئی آید آئیم آئید آیند ترسم ترسی ترسد ترسیم ترسید ترسند۔ آورم آوری آورد آوریم آورید آورند۔ نہم نہی نہد نہیم نہید نہند۔ انگیزم انگیزی انگیزد انگیزیم انگیزید انگیزند

انیسواں سبق

اگر مضارع کے صیغے پر لفظ می لگائیں تو فعل حال بنتا ہے

فعلِ حال

واحد		جمع		واحد		جمع	
میگویم	میں کہتا ہوں	میگوئیم	ہم کہتے ہیں	میکنم	میں کرتا ہوں	میکنیم	ہم کرتے ہیں

میگوئی	تو کہتا ہے	میگوئید	تم کہتے ہو	میکنی	تو کرتا ہے	میکنید	تم کرتے ہو
میگوید	وہ کہتا ہے	میگویند	وے کہتے ہیں	میکند	وہ کرتا ہے	میکنند	وے کرتے ہیں

میدارم میداری میدارد میداریم میدارید میدارند۔ می اندازم می اندازی می اندازد می اندازیم می اندازید می اندازند۔ می دہم میدہی میدہد میدہیم میدہید میدہند۔ می فہم می فہمی می فہمد می فہمیم می فہمند۔ می خورم می خوری می خورد می خوریم می خورید می خورند۔

حکایت شخصے ہر روز شش نان می خرید روزے دوستے از وے پرسید کہ شش نان زا ہر روز چہ میکنی گفت نانے را نگاہ میدارم ویک نان را می اندازم دو نان را واپس میکنم ودو نان را قرض میدہم آں دوست گفت سخن تو ہیچ نمی فہم صاف بگو گفت یک نان کہ میدارم می خورم و نانے را کہ می اندازم مادر زن را می دہم دو نان واپس میکنم مادر و پدر را می دہم ود و نان کہ قرض می کنم پسراں را می دہم۔

تیسواں سبق

قاعدہ اگر کسی امر کے بعد لفظ ندہ لگائیں تو اسم فاعل بنتا ہے چنانچہ نویس نویسندہ لکھنے والا۔ ق اگر مصدر کا آخری حرف نکال کے حرف ہ بڑھائیں تو اسم مفعول ہوتا ہے مثلاً نوشت لکھا نوشتہ لکھا ہوا۔ق ۔ اگر امر واحد کے مابعد لفظ ان زیادہ کریں تو اسم حالیہ ہوتا ہے جیسا خواہ خواہاں تنبیہ استاد صاحب کی خدمت شریف میں التماس ہے کہ آج لڑکوں کو اطلاع کر دیں کہ کل تمہارا امتحان ہوگا یعنی ١٣-٢٢ سبق میں مرقوم ہیں سو مصادر کی گردان وغیرہ بترتیب پوچھی جائے گی۔

اکتیسواں سبق

اسم کس کو کہتے ہیں، فعل کیا ہے، ماضی کے کیا معنی، فعل ماضی کتنے قسم پر ہے اور ان کے بنانے کے طور کیا کیا ہیں، امر کس کو کہتے ہیں، نہی کیا ہے اور اس کو بنانے کا طور کیا ہے

ضمائر منفصلہ کس کو کہتے ہیں صیغۂ واحد غائب مضارع میں ضمیر متصلہ کیا ہے۔ امر بنانے کے طور کتنے ہیں دہ حرف کون سے ہیں جو علامت مصدر کے آگے آتے ہیں۔ اگر فلاں حرف آئے تو اس مصدر سے امر کیونکر بناتے ہیں اور فلاں حرف آئے تو کس طرح امر بناتے ہیں فلاں مصدر کی ماضی فلاں مصدر کی تصریف کہو فلاں تصریف اس ضمیر متصلہ کا الف گر جانے کے سبب کیا۔ فلاں مصدر کے مضارع کی تصریف کہو فلاں فلاں مصدر سے امر مدامی بناؤ اس کو امر مدامی کہنے کا کیا سبب ہے مصدر مقتضب کیا ہے فلاں فلاں مصدر کے صیغۂ فاعل کہو اسم مفعول کس کو کہتے ہیں اس کو بنانے کا طور کیا ہے فلاں فلاں کون سے صیغے ہیں فلاں اسم کی جمع کہو فلاں فلاں علامتِ جمع کا استعمال بیان کرو فلاں لفظ کا کیا معنی فلان صیغے کی ہندی کیا اس لفظ کو فارسی میں کیا کہتے ہیں فلاں صیغے پر حرف ب جو ہے سو کیا معنی رکھتا ہے۔ فلا ل صیغے کے آخر میں حرف ت جو آیا ہے کیا معنی پر آیا ہے اسم حالیہ کیا ہے اضافت کس کو کہتے ہیں، درجے اسم صفت کے اور ان کے بنانے کا طور بیان کرو، صفت موصوف کی چند مثالیں کہو۔ مضاف مضاف الیہ کی کیا مثال ہے۔ اسم غیر ذی روح کی جمع کس طرح بناتے ہیں کیا اس کا خلاف بھی درست ہے۔

پوچھنا فعل معروف

پرسیدن

پرسید	می پرسید	بپرس	پرسیده
پرسیده است	پرسیده باشد	مپرس	پرسنده
پرسیده بود	خواهد پرسید	پرسد	پرسان

بتیسواں سبق

شخصے کہ گلۂ گوسفند داشت چند گوسپند از آں گلہ گم شدند برائے تلاش آنہا بہ صحرا رفت

اطلاع استاذ کو چاہیئے کہ اس طور کے کتنے ایک جملے لڑکوں سے پوچھے اور اپنی طرف سے چند فارسی فقرے کہے اور لڑکوں سے ہندی اُن کی سنے بدستور ہندی کے جملوں کی فارسی ۱۲ اگر کسی فعل کا فاعل معلوم ہو تو اس کو معروف کہتے ہیں و الا مجہول صیغۂ ماضی مطلق معروف کے بعد حرف زیادہ کر کے مصدر شدن سے مرکب کریں تو مصدر مجہول بنتا ہے مثلاً بہ رسیدہ شدن پوچھا جانا ۱۲ چاہیئے کہ گذشتہ سبقوں میں مرقوم ہوئے ہیں سو مصدر انہیں سے چند مصدروں کے یہ صیغے جنکی مثال یہاں لکھی گئی ہے پہلے ترتیب سے لڑکوں سے پوچھے اور بعد ازاں ترتیب کے برخلاف اپنی مرضی کے موافق ۱۲ ۔

شخصے را دید کہ زیر درخت خوابیدہ است او را بیدار نمودہ پرسید کہ گوسپندان من دریں صحرا گم شدہ اند اگر آنہا را جائے دیدہ باشی نشانم دہ آں مرد ہم کر بود دانست کہ رہ گم کردہ است گفت راہ راست ہمیں است او دانست کہ سراغ گوسپندانِ ہمیں سمت یافتہ است پس بہ گفتۂ او رواں شد در دل خود قرار کردہ اگر گوسفند ہا را بیابم گوسپند لنگ را نذر آں مردم خواہم کرد۔ الحاصل گوسپنداں گم شدہ را یافت و از ہماں راہ گشت و گوسپند لنگ را برائے نذر آں مرد آورد او گفت ای بندۂ خدا ہرگز گوسپند ترا لنگ کردہ ام تو مرا ناحق بدنام کن دریں گفتگو بودند کہ ناگاہ سوارے در رسید ہر دو کس رو دیدہ لجام اسپ گرفتہ صورت حال خود بیان کردند او ہم کر بود دانست کہ دعویٰ اسپ می کنند جواب داد ای یارانِ شما دعوی دروغ می کنید ایں اسپ بچۂ مادیان من است چند شاہد دارم عنان اسپ را واگذارید کہ راہ خود گیرم و آں ہر دو کس عنان اسپ او گرفتہ حقیقت خود بیان می کردند او فریاد می کرد اے ظالمان از خدا بترسید ایں کرۂ مادیانِ من است آخر الامر ہر سہ یکجا شدہ نزد قاضی رواں شدند پیش ازیں معاملہ زن قاضی از شوہر خود جنگ نمودہ بخانہ پدر خود رفتہ بود ہر گاہ ایں ہر سہ شخص نزد قاضی رسیدند قاضی کہ او نیز کر بود پرسید کہ چہ می گوئید ہر سہ کس شرح بیان حال خود نمودند قاضی دانست کہ یک وکیل و دو شاہد از طرف زن برائے صلح آمدہ اند قاضی جواب داد شما از طرف او وکیل و شاہد شدہ آمدہ آید۔ اگر او الحال از سرتا پا زر و جواہر پوشیدہ بیاید من او را سہ طلاق دادم ہرگز قبول نخواہم کرد۔

تینتیسواں سبق

اواز آواز بلع آج بعص داد دوم دود وسعد اسارہ شد شد وہ دابعد دورہ
وہ وہ دہ لکرصہ کرنہ من یاکی مالعد زادلعہ راہ وسف دردمصف داد یال مال ععہ واہ صعد
دور حعصہ خود لعصب ادب لعصب آداب لعام سادلئے بعد برائی اسم راز ارحعصہ خواد
نعشتہ نوشتہ تعصبہ توجہ لعصہ دواد بعف داد صعم مراخم نس یاکی زماد خعصعبہ خواجہ
خعصباں خابان

چونتیسواں سبق

بقصب	قاعدے	تعریض	کنایہ کرنا کوئی بات چھپا کر بولنا	شقاوت	بدبختی	متقدم	اگلا
اشنا	بیچ درمیان	جہد	کوشش	ضجرت	دلتنگی اداسی	مخاطبہ	بات چیت
استماع	سننا	حدیث	بات	عوام	ہلکے لوگ	مرصع منکر	بڑا اٹھنا
افعال	کامان	حرکات	چال ڈھال	غامض	مشکل	مضطر	بیقرار
الحاح	رونا	خصم	دشمن	فاحش	بری	مناظرہ	باہمی بحث جھگڑا
آنگاہ	اسوقت تب	ملدبنر	دوجہاں	قادر	قدرت رکھنے والا	موحشر	بھگانیوالا وحشت آمیز
اہل مجلس	مجلس والے	دیگر	دوسرا	قبیح	برائی	مہتر	بزرگ سردار
اینجا	اس جا	رجحان	غلبہ	قلق	بیقراری	منطق	گویائی بات چیت
ایشاں	وے	سبیل	راہ، طور	کاسہ	بیزار	نمّام	چغلی
اقفلہ	باتاں	خاصہ	خصوص	غریب	نادر	مکرّر	دوبارہ
بطالت	سُستی	سخنہ	بات	کودک	لڑکا	وہ ضح	کھُلا صاف
بیشتر	زیادہ	سفیہ	کمینہ	لجاج	جھگڑا	وَالّا	نہیں تو
ناتوہند	نہ ہوسکے	شتم	گالی	لطبف	پاکیزہ	یادہ	بیہودہ

پینتیسواں سبق

بیدار باش استراق سمع مکن بر وقت مناظرہ انصاف نگاہ دار دوست ہمہ کس
باش و زود خشم مباش۔ سخن باریک با ہر کسے مگو سخنہائے بمعنی بر زبان آوردن
نشان احمقی است از دشنام دادن تجنب کن۔ رفیق عوام مباش۔ بر ہر کس مہربان
باش بر حکما دوست باش حکیم کسے بود کہ فکر قول و فعل او متساوی ویرا بود مکافات
کن بہ نیکی و در گذار از بدی یاد گیر از بدی یاد گیر و حفظ کن و فہم دار، و در ہیچ وقت سستی مکن
شقاوت دارین بطالت است حکمت دوست باش سخن حکما بشنو خواہش دنیا از خود
دور کن، آداب ستودہ یاد گیر و در ہیچ کار پیش از وقت انکار مشو۔ چون بکار مشغول
باشی از روئے فہم و دانائی مشغول باش۔ بتونگری تکبری مکن۔ با دوست معاملہ
چناں کن کہ بحاکم محتاج نشوی و با دشمن چناں کن کہ در حکومت ظفر ترا باشد با ہیچ
کس سفاہت مکن تواضع با ہمہ کس بکار دار۔ و با ہیچ کس مزاح منکر مکن۔ بلکہ از مزاح
کارہ باش از غیبت و نمامی بیزار باش۔ جہد کن تا نام نیک پیدا شود تا توانی
با دیگران نیکی کن افعال خود را درست دار با سفیہان دشمنی مکن آداب اہل مجلس
یاد گیر۔ استماع سخنہائے خراب بنیاد خرابی دل است در اثنائے گفتگو بلا سبب
خندہ مکن۔ بر سبیل کنایہ با کسے سخن مگو در ہر کار خوض کن آنگاہ بعمل آر۔ الفاظ نا مستعمل
بکار مبر۔ سخن موحش بزبان میار در ہمہ حال اعتدال از ہمہ چیز بہتر دان مضطر باش
در کار دیگران بے اجازت مداخلت مکن سعی کن تا گفتگوئے واضح بود آدمی بہ سبب نطق
از دیگر حیوانات شرف یافت تو زبان خود درست دار۔

چھتیسواں سبق

لیکن لیک	حروف نفی، حروف تنبیہ، حروف استثنا، حروف استدراک	اگر مگر[1]	حروف تحسین، حروف تعلیل، حروف تشبیہ، حروف شرط	کدام کی	حروف تاکید، حروف ندا، حروف عطف، ایجاب، حروف استفہام	ہر کہ ہر کہ	کلمات موصول
امادلی		چوں چو[2]		کہ کیست		کاشکہ کاش	حرف تاسف
سوائے مگر جز		در آسماں ساں		چہ چیست		ایں آں	اسمار اشارہ
غیر غیر از		چوں - چو[3]		چگونہ چرا[4]		با	حرف معیت
ہلا ہاں ہیں		زیرا کہ		بلے آرے		بر	حرف استعلار
الا یاد باد		چرا		ہم نیز		از[6]	حرف ابتدار
نہ نای		ہاں زہ زہے		ای یا ا		را	حرف مفعول
نیست		شاباش مرحبا		البتہ ہرگز[5]		در اندر	حروف ظرف

سینتیسواں سبق

اسم معرفہ — اسم مضاف — اسم مضاف الیہ — صیغہ مضارع — واحد غائب — نفی — حرف نہایت — رابطہ — زمان — اسم فاعل — صیغہ مضارع — واحد غائب — فعل مثبت — معروف

[1] یہ لفظ احتمال کے معنی پر آتا ہے مثلاً زید ناگاہ مرد مگر زہر خوردہ بود [2] چوں مثال حرف شرط [3] چو پیر شدی حافظا از میکدہ بیروں شو رندی وخراباتی در عہد سباب اولی با مثال [4] تشبیہ اگر من تا جوان مردم بجروار تو بر من چوں جوان مردان گذر من [5] یہ حرف حرف استفہام کے معنی پر آتا ہے یعنی لفظ چگونہ کے معنی پر بھی کرتا ہے مثلاً اے خستہ بے قرار چوں بے یار در رنگ در یا چو لی کی لفظ تمنا پر آتا ہے مثلاً شود یارب کہ روز یثرب بطحی کنم [6] ہرگز تاکید نفی اور نہی کیلئے یہ لفظ پڑھا جاتا ہے مثلاً ؎ بندہ ہرگز خدا نخواہد شد تو سخن محال ما ہرگز باور مکن [7] بر ، از ، در یہ حرف زائد آتے ہیں ؎ بدرگاہ لطف و بزرگیش [8] بر بزرگان نہادہ بزرگی زسر از برائی خدا ؎ تگادر بدنبال صیدے براند نہ گرفت از سر خشم و ششدر بماند ۔

ہر کہ کلمۂ کفر نداند کہ کلمۂ کفر است کافر شود۔
ہر کہ در اقوالِ پیغمبران شک آرد کافر گردد۔ ہر کہ قصد کند بہ کفر یا دیگرے بر فرماید بہ کفر کافر شود۔ اگر یکے گفت کہ خدائے بر تو ستم کند چنانکہ تو بر من ستم کردی او کافر شود ہر کہ سنتے را از سنتہائے پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ منکر شود کافر گردد۔ ہر کہ حلال را حرام داند یا حرام را حلال پندارد کافر شود۔ ہر کہ دشمن دارد علمائے شریعت را خوف کفر است اگر کسے خیرات از مال حرام کند وامید ثواب دارد کافر شود اگر کسے سوال کند از دیگرے کہ تو غیب می دانی او جواب ملو آرد پس او کافر شود۔ اگر کسے کفر گوید دیگر بخندد پس خندہ کنندہ ہم کافر گردد۔

اڑتیسواں سبق

مو	بال	پستان	چوچی	استخواں	ہڈی	دہ	ٮه	۱۰
تارک	تالو	بازو	ہاتھ ڈنڈ	پوست	چمڑا	یازدہ	لعه	۱۱
ابرو	بھوں	آرنج	کہنی	شنبہ	اوّل ہفتہ	دہ	ـعه	۱۰
چشم	آنکھ	دست	ہاتھ	یکشنبہ	اتوار	یازدہ دوازدہ	ـعه	۱۱ ۱۲
مردم چشم	پتلی	کف دست	ہتھیلی	دوشنبہ	پیر	سیزدہ	ـعه	۱۳
بینی	ناک	انگشت	انگلی	سہ شنبہ	منگل	چہاردہ	للعه	۱۴
رخسارہ	کلّہ	نر انگشت	انگوٹھا	چہارشنبہ	بدھ	پانزدہ	ـعه	۱۵
دہن دہان	منھ	انگشت شہادت	کلمہ کی انگلی	پنجشنبہ	جمعرات	شانزدہ	ـعه	۱۶
دندان	دانت	شکم	پیٹ	جمعہ	جمعہ	ہفدہ	ىعه	۱۷
لب	ہونٹ	رودہ	انتڑی	یک	عصرا	ہژدہ	ـعه	۱۸
زنخ زنخدان	ٹھڈی	جگر	کلیجہ	دو	عصہ ۲	نوزدہ	لعه	۱۹
گوش	کان	ناف	ڈھنی	سہ	ے ۳	بست	عه	۲۰

نرمہ گوش	لولکی	سُرین	چوتڑ	چہار	للعہ۴	سی	سہ	۳۰
بروت	مونچھ	زانو	گوڑگا	پنج	صہ۵	چہل	للعہ	۴۰
ریش	داڑھی	ساق	پنڈلی	شش	ے۶	پنجاہ	صہ	۵۰
دوش	کاندھا	پا	پاؤں	ہفت	سعہ۷	شصت	سہ	۶۰
پشت	پیٹھ	کف پا	تلوا	ہشت	ے ۸	ہفتاد	معہ	۷۰
سینہ	چھاتی	ناخن	نک	نہ	لعہ۹	ہشتاد	لہ	۸۰
						نود لعہ۹	مارصعہ	۱۰۰

معلوم کرنا چاہیئے کہ ہندسہ فقط مراد گنتی سے ہے اور رقم مخصوص ہے واسطے روپئے کے یعنی رقم مراد روپئے سے ہے لیکن اکثر جگہ پر اہل سیاق واسطے اختلاف صورت کے رقم استعمال میں لاتے ہیں مثلاً تولہ اور ماشہ ہندسہ میں خواہ من اور سیر میں رقم میں اور سیر ہندسہ میں اس طرح درج رقم میں اور کم ہو ہندسہ میں اور آدھی دمڑی ہندسہ میں علامت کو جو جنس زیادہ ہو رقم میں اور کم ہو ہندسہ میں لکھے مثلاً ایک روپیہ بارہ آنہ سبصہ روپیہ ۱۲ ہندسہ کے بائیں طرف ایک نقطہ دیں آدھا زیادہ ہوتا ہے اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا خط کھینچیں تو پاؤ زیادہ ہوتا ہے مثلاً پونے تیرہ آنے ۱۲-

انتالیسواں سبق

یارِ فرخندہ اُستادگان سلامت۔ پس از سلام مسنون واضح رائے گرامی آنکہ بندہ بخیر وصحت دعافیت آں صاحب ہمیشہ از درگاہ اللہ اکبر خواہاں بعد مدّت عنایت نامہ والا دررود فرمودہ سرفرازیہا مرا بخشید حسب فرمائش آں مہربان درعرصہ سہ روز انشاء اللہ تعالیٰ نسخہ چہل سبق مظہر علی روانہ خدمت خواہد نمود زیادہ والسلام

شرع حکم

عبداللہ رو بمحکمہ طالب کندہ

غریب پرور سلامت

مسمی عبداللہ از راہِ شرارت بسر ملہ خود ہاآن قدر مشت و آرنج و لگد زد کہ جسم او ورم نمودہ بنا برآں مستغیث شدہ ام امید کہ بدو خود برسم۔

دستک



باسم عبداللہ

عبدالرحمن بمحکمۂ عالیہ حاضر شدہ استغاثہ جرم کہ از دو بر پسر مشارٌ الیہ نمودہ است باید کہ بمجرد دریافت مضمون دستک خود را بدار القضا رساند و جواب گوید تا

پیشانی عرضی یا پشت عرضی پر حاکم اپنی مرضی کے موافق جو لکھتا ہے اسکو شرعِ حکم کہتے ہیں ۔ دستک اس حکم نامہ کو کہتے ہیں کہ جو مدعیٰ علیہ کیلئے سرکار سے لکھا جاتا ہے ۱۲ فصل مطابق شریعت نزد ابعمل آید، تحریر نوزدہم جمادی الاول ۱۲۰۰ھ ہجری نبویہ۔

خط ما ضمان

منکہ کشن داس بن رام داس بن شبو داس ساکن کلکتہ ام

در باب معاملہ ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت بابت قیمت پارچہ مختلف الجنس کہ بر ذمہ مسمی کشور چند ابن اودی چند بن رام چند از آں کشمیری مل سوداگر است کفیل بمال مذکور بنام کشو مسطور شدم کہ ہرگاہ کشمیری مل مکفول کہ مال مکفول عنہ از من کفیل طلب نماید آنرا بکشمیری مل مکفول تسلیم نمایم ضمانًا صحیحًا جائزًا بنا برآں ایں کفالت نامہ مکمل نوشتہ دادم کہ سند باشد العبد فلان تحریر فی التاریخ نوزدہم شعبان المعظم ۱۲۷۰ھ ہجری۔

منکہ اکرم علی زمیندار موضع محمد پور پرگنہ سلطان پورم نوشتہ می دہم بریں معنی که مبلغ دو صد روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ نصف او یک صد روپیہ می شود بطور تقاوی و برائے ترددِ ۱۲۷۵ھ سنہ ہجری از سرکار دولت مدار نواب نامدار نامدار خان بہادر تحویل حیدر علی خزانچی قرض گرفتہ بہ تحت تصرف خود آوردم و اقرار میکنم کہ مبلغ مذکور در عرصۂ سہ ماہ بلاعذر و حیلہ ادا خواہم نمود بنا بر آں ایں چند کلمہ بطور تمسک تقاوی نوشتہ دادہ شد تا وقتِ حاجت، حجت باشد۔

تحریر فی التاریخ نوزدہم شعبان المعظم ۱۲۷۵ھ العبد فلاں مقام محمد پور

بفضلہ تعالیٰ شانہٗ

فرداکہ روز کہ شنبہ سیزدہم شہر حال است تقریب عقیقۂ نورِ چشمی خیر خواہ تقرر یافتہ ترصد کہ بعد نماز مغرب تشریف شریف تا غریب خانہ ارزانی داشتہ بہ تناول طعام مخاص را ممنون خواہند فرمود۔

الداعی

پسر محمد خاں

چالیسواں سبق

آداب سخن گفتن باید کہ بسیار نگوید و سخن دیگر بہ سخن خود قطع نہ کند۔ و ہر کہ حکایتے یا روایتی بہ کند و تو بر آں واقف باشی وقوف خود بر آں ظاہر نہ کنی تا آں کس آں سخن با تمام رساند و چیزے را کہ از غیر او بپرسند جواب نگوید اگر سوال از جماعتی کنند کہ او داخل آں جماعتی بود بر ایشاں سبقت نماید و اگر کسے بجواب مشغول شود و او

اپنے او پر سے کام قبولنے والے کو ضامن یا ذمہ دار یا کفیل کہتے ہیں اور جس شئی کا ذمہ کہ وہ لیتا ہے اسکو مکفول عنہ کہتے ہیں اور جو شخص کے پاس کہ ذمہ دار ٹھہرتا ہے اس شخص کا نام مکفول ہے مثلاً زید نے روپے عمر کے پاس سے قرض لیا اور خالد اسکا ضامن بنا تو روپیہ دلیوا الا مکفول عنہ اور عمر کو مکفول کہتے ہیں اور خالد کفیل ۱۲ تقاوی ملکی اصطلاح میں اس پیسے کو کہتے ہیں جو رعیّت کو زراعت کی درستگی کیلئے پیشگی دیا کرتے ہیں ۱۲

بهتر از آن جواب قادر بود صبر کند تا آن سخن تمام شود پس جواب خود بگوید بروجهیکه در تقدم نکند و در محاوراتی که بحضور او میان دو کس رود خوض نماید و اگر از و پوشیده دارند استراق سمع نه کند و تا او را با خود در آن مشارکت ندهد مداخلت نکند و با مهتران سخن کنایه نه گوید و آواز نه بلند دارد و نه آهسته بلکه اعتدال نگاه دارد و اگر در سخن معنی غامض افتد در بیان آن بمثالهائے واضح جهد کند و الا شرط ایجاز نگاه دارد و الفاظ غریب و کنایات مستعمل بکار ندارد و سخنے که باو تقریر میکنند تا تمام نه شود بجواب مشغول نگردد و آنچه خواهد گفت تا در خاطر مقرر نه گرداند در نطق نیارد و سخن مکرر نه کند مگر بدان محتاج شود و قلق و ضجرت نه نماید و فحش و شتم بر لفظ نگیرد و اگر بعبارت از چیزے فاحش مضطر گردد بر سبیل تعرض کنایه کند از آن مزاج نه کند در هر مجلسے سخن مناسب آن مجلس گوید و در اثنائے سخن بدست و چشم و ابرو اشاره نه کند مگر که حدیثے و اقتضائے اشارتے لطیف به کند آنگاه آنرا بر وجه پسندیده اوند اند و در راست و دروغ با اهل مجلس خلاف و لجاج نه ورزد و خاصه با مهتران و سفیهان و کسے که الحاج با او مفید نه بود بر او الحاح نه کند و اگر در مناظره و محاورت طرف خصم را رجحان یا بد انصاف بدهد و از مخاطبهٔ عوام و کودکان و دیوانگان و مستانان تا تواند احتراز کند و سخن باریک با کسے که فهم نه گوید و لطف در محاوره نگاهدارد و حرکات و افعال و اقوال هیچ کس را به قبح محاکات نه کند و سخنهائے موحش نه گوید و چون در پیش مهتر رود ابتدا به سخنے کند که بفال ستوده دارند و از غیبت و نمامی و بهتان و دروغ گفتن تجنب کند چنانکه به هیچ حال بدان اقدام نه نماید و با اهل آن مداخلت نه کند آن را کاره باشد و باید که سنیدن او از گفتن بیشتر بود از حکیمے پرسیدند که چرا استماع تو از نطق تو زیاده است گفت زیرا که مرا دو گوش داده اند و یک زبان یعنی دو چندانکه میگوئی می سنو۔

رباعی

نسخہ ہر عیب سے یہ پاک ہو اللہ کرے
تا عدو اور بھی غم ناک ہو اللہ کرے
مصفیٔ اس سخنانِ پاک کے مظہر میرا
پڑھ کے اس نسخے کو چالاک ہو اللہ کرے

رباعی

اوقاتِ عزیز کو گنوانا کیا ہے
سستی تو کرو دور بہانا کیا ہے
کچھ فضل و کمال جلد سیکھو بابا
تم جانتے ہو طورِ زمانا کیا ہے

رباعی

مت کھیل ہنسی میں وقت کھوؤ بابا
بے علمی کو دیکھ اپنے روؤ بابا
جاہل ہیں جہاں میں خوار کیسے کیسے
دنیا کو تو آنکھ اٹھا کے دیکھو بابا

رباعی

یہی پتھر تو ہوا کرتے یاقوت آئے واہ
یہی خورشید کے مقبولِ نظر گر ہو جائیں
قابلِ دید نہ ٹھہریں تری تالیفیں کیوں
حضرتِ دید کے مقبولِ نظر گر ہو جائیں

عربی کی درسی کتابیں

نسائی شریف	۴۴۰	سراجی	۳۰	کافیہ	۲۶	منہاج العربیہ۴	۱۶
مؤطا امام محمد	۲۰۰	نخبۃ الفکر	۳۰	ہدایۃ النحو	۲۶	منہاج العربیہ۵	۱۶
مؤطا امام مالک	۱۸۰	سلم العلوم	۴۰	نحو میر	۲۲	کتاب الصرف	۲۴
طحاوی شریف	۲۲۵	الفوز الکبیر	۱۴	پنج گنج	۲۲	کتاب النحو	۲۲
شرح وقایہ جلد۱	۱۲۰	سفینۃ البلغاء	۳۰	علم الصیغہ	۲۲	عربی کا معلم ۱	۲۴
مشکوۃ شریف	۴۲۰	اقلیدس	۵۰	شرح مائۃ عامل	۲۲	عربی کا معلم ۲	۲۴
جلالین شریف	۳۵۰	خلاصۃ الحساب	۵۰	فصول اکبری	۳۰	عربی کا معلم ۳	۴۰
ہدایہ اولین	۳۳۰	شرح فقہ اکبر	۶۶	صرف میر	۲۲	عربی کا معلم۴ زیر طبع	
ہدایہ آخرین	۳۷۰	شرح التصریح فی التشریح	۵۰	مرقات	۱۶		
شرح وقایہ جلد۲	۱۳۰			مفید الطالبین	۱۲	عربی بول چال۱	۲۰
نور الانوار	۱۳۰	شرح ابن عقیل	۸۶	باکورۃ الادب	۱۲	عربی بول چال۲	۲۲
مختصر المعانی	۲۰۰	اصول الشاشی	۴۶	فرہنگ باکورۃ الادب	۱۰	معلم النحو	۸
ملا حسن	۵۶	شرح تہذیب	۳۰	کبریٰ	۱۰	مفید الاطفال	۱۰
میر قطبی	۴۰	مراح الارواح	۳۴	صغریٰ	۸	النحو الواضح ۱	۲۴
شرح عقائد	۵۶	منیۃ المصلی	۳۴	تیسیر المنطق	۸	النحو الواضح ۲	۳۴
حسامی	۷۶	تعلیم المتعلم عربی	۱۴	الفلسفہ	۶	النحو الواضح ۳	۳۶
میبذی	۷۶	زاد الطالبین	۳۰	المنطق	۴		
مقامات حریری	۷۰	دروس البلاغت	۱۶	منہاج العربیہ۱	۱۰		
دیوان متنبی	۴۶	قدوری	۸۰	منہاج العربیہ ۲	۱۲		
تلخیص المفتاح	۳۰	نور الایضاح	۴۶	منہاج العربیہ ۳	۱۴		